

انبیاء علیہم السلام کے کتب خانہ

☆ مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی

انبیاء علیہم السلام نے علم و ادب کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ بیشتر انبیاء پر کتب و صحائف نازل ہوئیں انہوں نے اپنی زندگی درس و تدریس میں گزاری اسی حوالہ سے یہاں کچھ خدمات پیش کی جا رہی ہیں

حضرت ابراہیمؑ کا کتب خانہ: خلیل اللہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام (۲۱۶۰-۱۹۸۵ء ق م) (۱) انبیاء اولوالعزم میں آپ کا شمار ہے۔ کعبۃ اللہ آپ نے تعمیر کیا تھا۔ آپ پر نازل کردہ صحیفوں کا ذکر سورۃ النجم کی آیت ۳۷ اور ۴۶ اور سورۃ الاعلیٰ آیت ۱۸ و ۱۹ میں کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں کے تذکرہ سے یہود و نصاریٰ کی مقدس کتابیں بھی خالی ہیں۔ ”صحف ابراہیم“ کی نشاندہی صرف قرآن نے کی ہے (۲) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن نے کتب و کتب خانوں کے آثار سے دوسری کتب مقدسہ کی بہ نسبت زیادہ اعتناء کیا ہے تاکہ لوگ برباد شدہ کتب و صحف کی قدر و منزلت اور منفعت و مصلحت کو سمجھیں (۳) حضرت ابراہیمؑ کے کتب خانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں کتب خانے موجود تھے

حضرت موسیٰؑ کے کتب خانہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام (۱۵۲۰-۱۴۰۰ ق م) (۴) کا شمار بھی انبیاء اولوالعزم میں ہوتا ہے نبی اسرائیل کے مشہور جلیل القدر صاحب شریعت و صاحب کتاب نبی تھے ان پر تورات اور صحیفے اتارے گئے تھے۔ قرآن میں تورات کا (۲۰) مقامات پر (۵) اور صحف کا دو مقام پر تذکرہ کیا گیا ہے (۶) تورات الواح کی صورت

میں اتاری گئی تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اکتبنا له فی الالواح من کل شیء موعظة وتفصيلا لكل شیء فخذها بقوة وامر قومك ياخذوا بها حسنہا (الاعراف- ۱۳۵) اور ہم نے ان کو تختیوں پر ہر چیز لکھ دی تھی نصیحت و تفصیل ہر چیز سے متعلق، انہیں قوت سے پکڑ دو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ اس کے اچھے اچھے احکام کو لازم کر لیں۔

اس آیت شریفہ کے اسلوب بیان سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن نے تحریری سرمایہ کتاب کو نبی نوع انسان کیلئے نعمت و فضل قرار دیا اس لئے اس کا ذکر بطور اہتمام کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ کتب و کتب خانہ نبی نوع انسان کیلئے فضیلت و شرف کا موجب ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن نے الواح کو کتاب اور ”صحف“ کے الفاظ سے موسوم کیا ہے

تورات کے متعلق اکثر ائمہ لغت کا یہی قول ہے کہ یہ عجمی نام ہے لیکن جو ائمہ لغت اس کو عربی کہتے ہیں وہ ”وری الزند“ (چقماق سے آگ روشن ہوگی) سے مشتق مانتے ہیں تورات میں وہ روشنی و نور تھا جس کے ذریعہ انسان ضلالت سے نکل کر ہدایت پر آ جاتا تھا جس طرح انسان اندھیرے سے اجالے میں نکل آتا ہے اس لئے یہ کتاب تورات کے نام سے موسوم ہوئی اس کی تائید آیت شریفہ: ”ولقد اتینا موسیٰ وہارون ضیاء و ذکرًا للمتقین“ (الانبیاء- ۴۸) ”اور ہم نے دی تھی موسیٰ و ہارون کو فیصلہ کرنے والی روشنی اور نصیحت ڈرنے والوں کو“ (۷)

اس سے یہ حقیقت بھی عیاں ہو جاتی ہے کہ کتاب دراصل وہی ہے جو جس فن میں مرتب کی گئی ہو اس میں رہنمائی ہو، روشنی کا کام دے اور جو ان اوصاف سے آراستہ نہ ہو کتاب کہلانے کی بھی مستحق نہیں ہے۔

دو یتیموں کا کتب خانہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی مفسرین نے کتب خانہ کی نشاندہی کی ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعہ میں قرآن کہتا ہے ”اما الجددا فكان لغلّامین یتیمین فی المدینة وكان تحته كنز لهما وكان ابوهما صالحا“ (الکہف- ۸۲) ”لیکن وہ جو دو یوار تھی سود یتیم لڑکوں کی تھی اس شہر میں اس کے نیچے خزانہ لڑا تھا ان کا، اور ان کا باپ تھانیک۔“

اس آیت شریفہ میں کنز کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ، سعید بن جبیر اور مجاہد سے خزانہ علم اور کتب خانہ منقول ہے (۸) نیز یہ بھی ممکن ہے کہ مال اور علم دونوں خزانہ دیوار کے نیچے مدفون ہو (۹) یہ وہ علمی شہ پارے تھے جو نیکو کار باپ نے ننھی منی اولاد کیلئے مرنے سے پہلے دیوار کے پیچھے دفن کر دئے تھے تاکہ بچے بڑے ہو کر اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا کتب خانہ: حضرت داؤد علیہ السلام (۱۰۳۳-۹۶۴ ق م) (۱۰) بنی اسرائیل کے مشہور جلیل القدر نبی و رسول اور بادشاہ تھے۔ انبیاء میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن نے خلیفہ کہا ہے، ان کی تلاوت اور خوش الحانی ضرب المثل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ملک و سلطنت اور علم و حکمت سب ہی عطا کی (البقرة-۱۵۰) اور اس نے ان پر زبور نازل کی تھی جن کا قرآن میں تین مقامات پر ذکر آیا ہے (۱۱)

زبور زبر سے ماخوذ ہے جس کے معنی لکھنا ہے زبور فعل کے وزن پر مکتوب اور نوشتہ کے معنی میں ہے۔ امام راغب اصفہانی نے تفسیر کی ہے کہ ہر وہ کتاب جس کی کتابت گاڑھی ہو اس کو زبور کہا جاتا ہے۔ حضرت داؤد کی کتاب صرف عقلی حکمتوں پر مشتمل تھی (۲۱) موجودہ زبور بھی ایک سو پچاس حصوں پر مشتمل ہے

حضرت عیسیٰ کے کتب خانہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۱-۵۳۳) بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر تھے۔ ان پر انجیل اتاری گئی تھی۔ فرمایا گیا۔ ”نزل علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیه و انزل التوراة والانجیل من قبل ہدی للناس و انزل الفرقان (آل عمران-۳) اس (اللہ) نے یہ کتاب (قرآن) آپ پر نازل کی حق کے ساتھ، ان کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے آچکی ہیں اور اس نے اتارا تھا تورات اور انجیل کو اس سے پیشتر لوگوں کی ہدایت کے واسطے اور اس نے فرقان اتارا۔“

کتب سماوی عموماً ”مذہب الہیات، ادنیہ، اخلاق، رسوم و رواج، قانون، آداب معاشرت، ادب، تاریخ و سیر، قصص، نجوم و فلکیات، صنعتیں اور حرفتیں غرض سب ہی علوم کم و بیش اعتناء کرتی ہیں گو بحث کی نوعیت مختلف ہوتی ہے، صحف سماوی نے بنی نوع انسان کی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی

کی، ذہنوں کو جلا بخشی، میدان فکر و نظر میں اسے نئے نئے اسلوب بیان سکھائے، ہر موضوع پر جولانی فکر کی نئی نئی بنیادیں فراہم کیں، اچھوتے موضوعات کی طرف اس کی توجہ مبذول کرائی، فکر و نظر کو اد تحقیق کیلئے نت نئے میدان فراہم کئے جن کی بنیاد پر سینکڑوں موضوعات نے جنم لیا اور ہر موضوع پر ہزاروں کتابیں لکھی گئیں، انہی وجوہ سے کتابوں کے ثقافتی انقلاب میں ان کا غیر معمولی حصہ رہا ہے، انہوں نے کتابی ثقافت کی دنیا میں ایسا دریا اور ٹھوس انقلاب برپا کیا اور ایسے مستحکم بنیادیں مہیا کی ہیں جن کے نقوش رہتی دنیا تک قائم رہیں گے۔“

بنی نوع انسان کے ہر نوع کے ادبی سرمایہ کو ان کے زیر سایہ پروان چڑھنے اور چڑھانے کیلئے ایسے راستے کھولے ہیں جو ہمیشہ وار ہیں گے اس کا یہ نتیجہ ہے کہ کتابوں میں اضافہ کا ترقی پذیر سلسلہ ہر دور میں بڑھتا رہا اور کتب خانوں کے ذخائر کی تعداد اب لاکھوں میں محدود نہیں رہی بلکہ کروڑوں سے بھی آگے نکل رہی ہے۔

آسمانی کتابوں نے کتابی ثقافت کی دنیا میں جو انقلاب برپا کیا ہے اس امر کا اندازہ مشہور لائبریرین اور وقت کے نامور محقق رابرٹ بی ڈاؤنس (Robert B. Downs) کے اس طرز عمل سے کیا جا سکتا ہے جو اس نے اپنی مشہور کتاب *Books that Changed the World* میں انجیل مقدس کیلئے اختیار کیا ہے اس نے اس سلسلہ کی کتابوں میں سب سے پہلے انجیل مقدس کا تذکرہ کیا ہے اور آغاز بحث سے پہلے ہی اس کی نسبت یہ معنی خیز فقرہ *The Book of the Books* (یہ کتابوں کی کتاب) لکھا ہے جو ذہن انسانی پر اس مقدس کتاب کی عظمت، شہرت و اہمیت اور انقلابی اثرات کی نہایت واضح دلیل ہے پھر وہ لکھتا ہے۔ ”یہ بارہ علوم (۱) تاریخ (۲) قومی و روایتی قصے (۳) سوانح (۴) علم الانساب (۵) اخلاق (۶) قانون (۷) کہات میں پنہاں دانائی (۸) نصائح (۹) پیش گوئی (۱۰) اغنائی شاعری (۱۱) حمد کے گیت اور (۱۲) علم الہیات پر مشتمل ہے“

اس کے بعد ڈاؤنس (Downs) مزید تنبیہ کرتا اور لکھتا ہے!

It is not Simply a book but a collention of books

یہ سادہ کتاب نہیں ہے بلکہ کتابوں کا مجموعہ ہے

موصوف کے مذکورہ بالا زورور جملے ہمارے مذکورہ بالا دعوے ”کتب سماوی، کتب خانہ ساز کتب ہیں“ کا نہایت بین ثبوت اور تشریح ہے۔

آیت شریفہ ”ام حسب ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من ابتاع عجا“ (الکھف-۹) کیا تم سمجھتے ہو کہ غار اور کتبے والے ہماری بڑی نشانیوں میں سے تھے، اس میں رقیم، رقم سے ماخوذ ہے اور ”کتب مرقوم“ لکھی ہوئی کتاب کو کہتے ہیں اس سے ارقم بنا ہے جس کے معنی دھاری دار چادر کے ہیں۔ چٹکبرے سانپ کو ارقم اور رقمۃ الوادی پانی کے بہنے کی جگہ کو کہتے ہیں کہ وہ بھی خط کی صورت میں اپنی راہ بنالیتی ہے (۱۴) الرقیم تاجے یا پیتل کی تختی پر اصحاب کھف کے نام، نسب و مذہب کے متعلق معلومات حاصل کر کے خزانہ شاہی میں محفوظ کر دیا گیا تھا۔ مفسر ابن عطیہ المتوفی ۵۴۲ھ کا بیان ہے کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس خطہ میں اصحاب کھف آ کر ٹھہرے تھے اس خطہ میں آباد قوم تاریخی واقعات کو قید تحریر میں لاتی تھی جو اس مملکت کی علمی اور ثقافتی عظمت کی نشاندہی کرتی ہے اور یہ نہایت مفید کارنامہ تھا (۱۵) یہ واقعہ ایشیاء کوچک کے مغربی ساحل افسس (Ephesus) میں ۲۳۹-۲۵۱ء کے مابین پیش آیا تھا۔ (۱۶) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے نزول سے پہلے شاہی محل میں تحریری ذخیرہ رکھا جاتا تھا اور کتب خانہ قائم کیا جاتا تھا

معلم کتاب و حکمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتب خانہ

آخری نبی محمدؐ کے قلب اطہر پر آخری کتاب ”قرآن“ تیس سال کی طویل مدت میں جستہ جستہ نازل کی گئی جسے آپؐ نے کاتبان وحی سے کھجور کی ٹہنیوں (۱۷) چوڑی صاف شانہ کی ہڈیوں (۱۸) کپڑے اور چمڑے کے ٹکڑوں، پتلے سفید پتھروں (۱۹) بکری اور اونٹ کی پسلیوں (۲۰) پر صحت کے ساتھ قلم بند کر رکھا (۱۲) اس لئے محمدؐ عجائب الخطیب نے یہ لکھا ہے:

”اسلام کے اندر میں کتب خانوں میں سب سے پہلا کتب خانہ رسول کا گھر تھا، اس میں کاتبان وحی جو کچھ وحی قرآنی نقل کرتے، یہیں جمع کر کے رکھتے تھے“ (۲۲) پھر ابو بکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں اسے قرطاس پر نقل کرا کر محفوظ کرایا (۲۳) اور حضرت عثمانؓ نے عہد عثمانی میں اس کی نقلیں کرا کر اسلامی قلمرو کی مرکزی شہروں کی جامع مسجدوں میں قراء کے ہمراہ عوام کے استفادہ کیلئے رکھوائی تھیں (۲۴)

”الکتاب“ یعنی قرآن علم اور وحی کی وہ اساسی کتاب ہے جس کی وجہ سے علوم و فنون کے سرچشمے پھوٹے، عربی زبان کو ترقی ہوئی، کتابوں کی ترویج و اشاعت کے ترقی پذیر سلسلہ کو بقاء حاصل ہوا، درس گاہوں اور کتب خانوں کے قفل کھلے، عوام و خواص کی ان سے دلچسپی بڑھی، انہیں علم کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوا، کتب خانوں کی توسیع و ترقی کیلئے لوگ واسعہ قدسے کوشاں ہوئے، مسلمانوں کا کوئی گھر، الکتاب اور حدیث رسول سے خالی نہ رہا، ہر مسجد بجائے خود ایک مدرسہ و کتب خانہ بن گئی، ہر مسلمان اپنے علم میں محکم اور کتاب دار اور دوسرے کے حق میں کتاب داں اور کتاب رساں بن گیا۔ انہی وجوہ سے کتب خانہ ساز کتب و صحف سماوی کی تاریخ میں الکتاب کو یہ امتیاز خاص حاصل ہے کہ اس سے پیدا شدہ علوم و فنون کی کتابت، قرأت، حفاظت اور توسیع و اشاعت سب سے زیادہ ہوئی اور کتب خانوں کی تاسیس و تشکیل توسیع و ترقی میں عہد عباسی علمی دنیا میں اپنی نظیر آپ بن گیا۔

حواشی و حوالہ جات

- ۱۔ عبد الماجد دریابادی، تفسیر ماجدی، (کراچی، تاج کمپنی لمیٹڈ، ب، ت) ص ۴۸، حاشیہ ۴۴۳.....
- محمد جمیل احمد، انبیاء قرآن، (لاہور، غلام علی اینڈ سنز، ب، ت) ج ۱/ص ۱۶۳-۱۶۷
- ۲۔ ابوالاعلیٰ، مودودی، تفہیم القرآن، طبع پنجم (لاہور، ترجمان القرآن، ۱۹۱۴ء) ج ۵/ص ۲۱۴
- ۳۔ الجاحظ "کتاب الحجۃ ان" ج ۱/ص ۹۸-۹۷
- ۴۔ عبد الماجد دریابادی، ص ۲۲، حاشیہ ۱۷۰..... محمد جمیل احمد، ج ۲/ص ۹۶-۹۷
- ۵۔ محمد فواد عبد الباقی ص ۱۵۸
- ۶۔ ایضاً ص ۴۰۳
- ۷۔ شیخ زادہ، حاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی (آستانہ) المطبعة العثمانیہ، ۱۲۸۲ھ، ج ۱/ص ۶۰۱
- ۸۔ الطبری، جامع البیان، ج ۱۶، ص ۵..... ابن کثیر، ج ۳/ص ۹۸-۹۷.....
- السیوطی، ج ۴، ص ۲۳۲..... الراغب، ص ۴۴۲ (مادہ کنز)..... الخطیب تنقید العلم، ص ۴۴۲..... القرطبی ج ۱۱/ص ۲۸
- ۹۔ ابن الجوزی، زاد المسیر فی علم التفسیر (بیروت، المکتب الاسلامی للطباعة والنشر) ۱۳۸۵ھ ج ۵/ص ۱۸۲
- ۱۰۔ عبد الماجد دریابادی، ص ۱۰۱ حاشیہ نمبر ۹۵۸..... محمد جمیل احمد، ج ۳/ص ۲۸
- ۱۱۔ فواد، ص ۳۲۹
- ۱۲۔ الراغب ص ۲۱۱
- ۱۳۔ Rober B. Books That changed the world 2nd edition Chicago American Library Association 1978, p,27
- ۱۴۔ القرطبی، ج ۱۰/ص ۳۵۷

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ابوالاعلیٰ المودودی، ج ۳/ص ۱۲

۱۷۔ ابن حجر، ج ۱۰/ص ۳۸۸..... یعنی، ج ۲۰/ص ۱۰۱۔

۱۸۔ ابو عبید قاسم بن سلام الہروی، غریب الحدیث (حیدرآباد دکن، مطبعۃ دائرۃ المعارف العثمانیہ،

۱۳۸۷ھ) ج ۳/ص ۱۵۶

۱۹۔ ابن حجر، ج ۱۰/ص ۳۸۸..... یعنی، مجمع بحار الانوار فی غریب التزیل و لطائف الاخبار

(لکھنؤ لکھنؤ ۱۲۸۳ھ) ج ۳/ص ۲۵۰-۲۵۱، مصطفیٰ صادق، تاریخ آداب العرب،

ط ۳: بیروت، دار الکتاب العربی، ۱۳۵۴ھ۔)

۲۰۔ الزرنقی، ج ۲/ص ۱۷

۲۱۔ البخاری، ج ۱/ص ۳۹۷ و ج ۲/ص ۵۰۳..... ابو عبید الہروی، ج ۳/ص ۱۰۴..... علی بن

ابی بکر البکری، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، تحریر فی الفیضین العراقی و ابن حجر (القاهرة، مکتبۃ القدسی،

۱۳۵۲ھ) ج ۱/ص ۱۵۲

۲۲۔ عجاج، ج ۲/ص ۲۶

۲۳۔ البخاری، ج ۲/ص ۴۸۷ و ج ۱/ص ۴۸۷..... یعنی، ج ۱۰/ص ۱۶..... عبید اللہ بن ابی داؤد

الجبستانی، کتاب المصاحف (مصر المطبعۃ الرحمانیہ، ۱۹۲۶ء) ص ۵/۱۱..... ابن حجر، فتح الباری،

ج ۱۰/ص ۳۸۸-۲۹۰..... السیوطی، الاقان، ج ۱/ص ۱۷۷-۱۸۸

۲۴۔ البخاری، ج ۲/ص ۴۶۷..... ابن ابی داؤد، ص ۱۸-۲۵..... الذہبی، تاریخ الاسلام

طبقات المشاہیر و الاعلام (القاهرة، مکتبۃ القدسی، ۱۳۶۸ھ) ج ۲/ص ۱۳۴-۱۳۵..... یعنی

ج ۲۰/ص ۱۷-۱۸..... عبد العظیم الزرقانی، منازل العرفان فی علوم القرآن، ط ۳: (القاهرة، عیسیٰ

البابی الحلی، ۱۳۷۲ھ) ج ۱/ص ۳۹۶-۳۹۷

قرآن نمبر کی اشاعت کا پروگرام

اگست ۲۰۰۸ء میں قرآن نمبر کی اشاعت کا پروگرام ہے اصول تحقیق کی روشنی میں

ارسال کردہ مضامین شامل اشاعت ہو سکتے ہیں
©Tasailojaraid.com